طلبِ معیشت
گناہوں کا کفّارہ ہے

سیّد ریاض حسین شاہ

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی

روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے دوسروں کو پڑھائیے

تذکرہ

Path to Eternity

Philosophy of Taqwa

Dignified Love That Glorifies

کتب حاصل کرنے کے لیے رابطہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ ... III راولپنڈی۔ [illegible]141965

... H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0322-4301986

ادارہ تعلیمات اسلامیہ W بلاک ... فیصل آباد۔ 041-8713691

طلبِ معیشت گناہوں کا کفارہ ہے

خطبات

(3)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا تُکَفِّرُهَا صَلٰوةٌ وَّلَا صِیَامٌ وَلَا حَجٌّ وَّلَا عُمْرَةٌ، قَالُوْا فَمَا یُکَفِّرُهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهَمُّ فِیْ طَلَبِ الْمَعِیْشَةِ

(موطا امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے بھی ہیں کہ نماز نہ روزے اور نہ حج اور نہ عمرہ ان کا کفارہ بن سکتے“۔

اصحاب نے عرض کی پھر ان گناہوں کا کفارہ کیا چیز بن سکتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”طلب معیشت میں متوجہ ہونا یعنی رزق کی طلب میں فکر کرنا“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو باوقار، خوبصورت اور جاذب نظر زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین زندگی کے سوتوں اور سرچشموں سے بے نیاز نہیں بناتا۔ آپ کی نگاہ بے کس پناہ دیکھ رہی تھی کہ وہ لوگ جو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں وہ معاشرے کے زوال کا سبب بن جاتے ہیں۔ نکما آدمی سب سے پہلے اپنی خودی اور استغنا کی چادر ادھیڑتا ہے پھر اس کے بعد سوسائٹی کو دیمک کی طرح چاٹنا شروع کر دیتا ہے۔ باہمت لوگ معاشرے کی رگوں میں برقی لہر کی طرح دوڑتے ہیں اور اس طرح معاشرہ جگمگانے لگ جاتا ہے۔ بعض لوگ اپنی سستیوں اور نکمے پن کو مذہب کا لبادہ پہنا دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی طبیعتیں رکھنے والے لوگوں کو کس احسن انداز میں سمجھایا کہ نماز، روزے اور حج عمرے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں اور یقیناً بنتے ہیں لیکن معاشی بدحالی کو سہولت اور راحت کے صراطِ مستقیم پر لانے کے لیے ہمت درکار ہوتی ہے، معاشی منصوبہ بندی کرنا پڑتی ہے اور پھر منصوبوں کے خاکوں میں عمل اور سعی کا رنگ بھرنا پڑتا ہے۔

الھم فی طلب المعیشه

کتنے خوبصورت الفاظ ہیں کتنی احسن ترکیب ہے

اور معانی اور مطالب کا ایک سیلِ رواں حدیث کے حرف حرف سے پھوٹ رہا ہے۔

''الھم'' میں فکر بھی ہے، منصوبہ بندی بھی ہے، غم اور حزن کی لہر بھی ہے اور سب سے بڑھ

کرہمت وارادہ اورعزم وسعی اور تگ وتاز کا درس بھی ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سے گزرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب نے اس کی چابک بدنی اور چستی کو دیکھ کر کہا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کاش! یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا۔۔۔۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر یہ شخص اپنی کم سن اولاد کے لیے روزی کمانے جارہا ہے تو یہ اللہ کی راہ ہی میں ہے، اگر یہ اپنے کمزور اور بوڑھے والدین کی خاطر روزی کمانے نکلا ہے تو بھی یہ اللہ کے راستہ میں ہے، اگر یہ اپنے آپ کو سوال کرنے کی ذلت سے بچانے کی خاطر نکلا ہے تو پھر بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے ہاں اگر اسے ریا کاری اور مفاخرت گھر سے نکال لائی ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے''۔

(الترغیب والترہیب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے:

طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضہ

''رزق حلال کی طلب کسی بھی فریضہ سے اہم ذمہ داری ہے''۔

نکمّا انسان ایک بے بس بت ہوتا ہے۔ سستی انسان کو بے وقار بنا دیتی ہے۔ کوتاہیوں اور کام چوری کی دنیا میں رہنے والا بے وقعت انسان آہستہ آہستہ سب کی نظر میں گر جاتا ہے۔ ماں باپ شفقت سے اس کے بارے میں کوفت محسوس کرتے رہتے ہیں۔ اولاد اس سے تنگ پڑ جاتی ہے۔ دوست وفا بھی کریں تو بھی کب تک ایک وزنی پتھر کو کندھوں پر اٹھائے رکھیں۔

دورِاول کے ادب پاروں سے ایک نقش جمیل ملاحظہ ہو:

دوپہر ہے اور گرمی کی لو سے پتھروں کی پیشانیاں جیسے پسینے سے بھیگ چکی ہیں۔ حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے بالائی حصہ میں مقیم ہیں۔ تمازت آب ہوائیں زمین کے پیٹ پر چلنے والوں کے چہروں کو جھلسا رہی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص دو اونٹوں کو ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تعجب سے اس شخص کو دیکھا اور سوچا کون سی ضرورت اس بندۂ خدا کو اس دوپہر میں اونٹ ہانکنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اپنے غلام سے کہا: پہچانو یہ شخص ہے کون؟

غلام نے کہا:

''امیر المؤمنین عمر بن الخطاب''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آواز دی:

عمر! کہاں سے آئے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟ اس سخت موسم میں آرام کیا ہوتا۔

عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

''صدقہ کے یہ اونٹ پیچھے رہ گئے تھے جبکہ دوسرے مال مویشی چراگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے سوچا ان دو اونٹوں کو بھی دوسرے اونٹوں کے ساتھ چراگاہ تک پہنچا دوں کہیں یہ بچھڑ نہ جائیں اور قیامت کے دن ان کے بارے میں مجھ سے پوچھ نہ ہو''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

امیر المؤمنین تھوڑی دیر اندر آ جائیں اور سائے میں آرام فرما لیں تا کہ ہم آپ کی خدمت کریں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم اپنے سائے میں اندر چلے جاؤ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

ہمارا ایک غلام جو آپ کی جگہ کام کر سکتا ہے

اب امیر المؤمنین کی پاٹ دار آواز گونجی اور فرمایا:

عدالی ظلک

تم واپس سائے میں چلے جاؤ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے:

من احب ان ینظر الی القوی الامین فلینظر الی ھذا

''جو کسی قوی، مضبوط اور ایماندار شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے''۔

اسلام نے محنت سکھائی، لوگوں کے وجود سے سستیاں نوچ کر دور پھینکیں۔ رزق حلال کمانے کو خدا کی دوستی قرار دیا۔ وہ لوگ جو رزق حلال کمانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نہیں اپناتے وہ اپنے آپ کو ایک گہرے غار میں اوندھا پھینک دیتے ہیں جہاں تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ دبیز سیاہیاں مقدر بن جاتی ہیں۔ ظلمتوں میں بسنے والے انسان دھیرے دھیرے سماعتوں سے محروم، بصارتوں سے عاری اور سوچ اور فکر سے بعید ہو جاتے ہیں۔ محرومیاں ان کو مجبور کرتی ہیں تو وہ کھانے کے لیے کبھی اپنا اور کبھی دوسروں کا گوشت نوچتے ہیں۔ نوبت بآں جا می رسد کہ لٹے کٹے اور پٹے لوگ پھر عصمتوں، عفتوں اور معصومیتوں کے سوداگر بن جانے کی دہلیز پر پہنچ جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ، آپ کی سیرت اور آپ کے روشن بیانات دردر پر رلنے سے محفوظ رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں:

نکمّے نہ بنو۔۔۔

نکھٹو ہونا جرم ہے۔۔۔

کسی کے دروازے پر سوالی بن کر نہ جاؤ۔۔۔

بلکہ رزق حلال کمانے کو دین سمجھو

مضبوط معیشت ہی مضبوط اور مستحکم دین کی بنیاد ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اے لوگو! اللہ سے ڈرو

طلب رزق میں جمال اور حسن رکھو

بلاشبہ کوئی بھی شخص اپنا سارا رزق حاصل کرنے سے پہلے مرتا نہیں

یہ ہے کہ رزق پہنچنے میں تاخیر ہو سکتی ہے

میں پھر کہتا ہوں کہ تقویٰ اختیار کرو

اور اچھے طریقے سے رزق طلب کیا کرو

حلال لو اور حرام کو چھوڑ دو"۔

(ابن ماجہ شریف، الترغیب والترہیب)

زندگی ایک قیمتی سرمایہ ہے اسے ضائع ہونے سے بچانا چاہیے۔ دنیا میں طلب حسنہ اور آخرت میں طلب حسنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ کامیابی اسوۂ حسنہ کو اپنانے ہی میں ہے۔

❁❁❁❁❁